نثری نظم۔ نظم یا شاعری

ڈاکٹر عظمت رباب

Dr. Azmat Rubab

Lahore College For Women University, Lahore.

ڈاکٹر محمد خاں اشرف

Dr. Muhammad Khan Ashraf

Associate Professor, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Prose poem is a source of great controversy in Urdu literary world at the moment. Its protagonists declare it to be a great discovery and a genuine literary poetic genre. Its opponents maintain that it is a contradiction in terms and of no literary worth. The general readers are confused and have no clear idea of what to think of this new form. In this article Dr. Azmat Rubab and Dr. M.K.Ashraf take a critical view of the situation by explaining and defining the terms and drawing a final conclusion.

اَدَب کے لغوی معنی تعظیم وتکریم، لحاظ، خوش اسلوبی، تہذیب، حفظِ مراتب، پسندیدہ طریقہ، عادات ومذاق میں اعلیٰ معیار یا اخلاقی اصول کی پابندی کے ہیں۔ اصطلاحی مفہوم میں ادب:

(۱) کسی زبان کی یا کسی موضوع پر وقیع، عمدہ، دل پسند تحریریں، نظم و نثر کی تخلیقات اور ان سے تعلق رکھنے والی تنقیدی یا تحقیقی انشائیں، علمِ زبان دانی، نظم ونثر اور ان کے متعلقات اور زبان کا سرمایہ ادب ہے۔

(۲) پڑھنا، پڑھانا، زندگی کرنا اور تہذیب سکھانا جس سے 'ادیب' بمعنی استاد، معلم کا مفہوم لیا جاتا ہے۔

(۳) انسانی تخلیقی تجربے کا فن کارانہ اظہار جو زبان کے ذریعے اور

تخیل کے راستے سے کیا جائے جو شاعری اور دوسری تخیلاتی اصناف میں اظہار پاتا ہے۔'' (۱)

ادب کی اصطلاح کے معانی کا تعین تحقیق و تنقید کی تاریخ میں ہمیشہ باعثِ اختلاف رہا ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف یہ ہے کہ یہ اصطلاح اس مظہر کے تضمین و تضمن کو محیط نہیں بلکہ یہ بھی کہ مختلف ادوار اور مختلف زمانوں میں اس مظہر کے بارے میں انسانی ردِعمل بھی بدلتا رہا ہے۔ مختلف زبانوں میں اس کے لیے موجود اصطلاحیں اس کا ثبوت ہیں۔

بنیادی طور پر ادب سے مراد ایسی تحریریں ہیں جو انسانی تخلیقی تجربے کو زبان کے ذریعے اور تخیل کے راستے سے خارجی شکل دیتی ہیں۔ یہی تخلیقی تجربہ جب رنگوں اور خطوط سے اظہار پاتا ہے تو مصوری اور خطاطی بن جاتا ہے اور جب شعر میں ہو تو قارئین و سامعین کو اس تجربے میں شامل کر کے مسرت و انبساط پہنچاتا ہے۔ شاعری، افسانہ نویسی، داستان طرازی یہ تمام عمل ادب کی تخلیق کے عمل ہیں اور زندگی کی ابتدا ہی سے انسان کے تخلیقی تجربے کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔

اردو میں ادب کو انگریزی اصطلاح لٹریچر کے مترادف کے طور پر لیا جاتا ہے لیکن اگر دونوں کے لغوی مفہوم کو دیکھیں تو فرق واضح ہو جاتا ہے۔ لٹریچر کا لفظی مطلب ہے ''لکھی ہوئی چیز'' یا عبارت جو لکھی گئی ہو۔ اس طرح لٹریچر کی اصطلاح لغوی طور پر ہر قسم کی لکھی ہوئی تحریر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جب اس سے تخیلاتی تحریریں یعنی شاعری یا افسانوی ادب مراد ہو تو اس کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ یہاں لٹریچر سے مراد وہ تحریریں ہیں جو مسرت بہم پہنچاتی ہیں اور متاثر کرتی ہیں، یعنی تخلیقی تحریریں۔

ادب کی اصطلاح میں دراصل عربی، فارسی اور اردو کی تمام تہذیبی روایت مضمر ہے۔ اردو میں ادب سے مراد ایسی تحریریں ہیں جو فنکار کے تخلیقی تجربے کا زبان میں اظہار کرتی ہیں اور جو تخیل کے راستے فنکار کے باطن سے خارجی شکل اختیار کرتی ہیں۔ اس سے مراد شاعری، افسانوی ادب اور ایسی ہی دیگر تحریریں ہیں جن میں ادیب حسنِ اظہار اور فنی ہیئت کے ذریعے اپنے تخلیقی تجربے کا اظہار کر کے قارئین کو اس طرح متاثر کرتا ہے کہ وہ بھی اس تجربے میں شامل ہو جاتے ہیں اور مسرت اور بصیرت حاصل کرتے ہیں۔ (۲)

ایسی ادبی تحریروں کو ادبِ عالیہ سے موسوم کیا جاتا ہے جو ایک مسلمہ حیثیت اختیار کر چکی ہوں اور خیال کیا جاتا ہو کہ ان کی عظمت زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے اور وہ ہر وقت، ہر دور، ہر زمانے کے لیے ہیں۔ کلاسیکی ادب کو بھی ادبِ عالیہ شمار کیا جاتا ہے۔

تخلیقی ادب کے ذخیرے کو ادبیات سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی ایسی تمام تحریریں جو ادب ہوں اور ادب سے تعلق رکھتی ہوں۔ اکثر اوقات اس سے ادب کے فنی اور ہیئتی پہلوؤں اور تنقید و تحقیق کو بھی مراد لیا جاتا ہے۔

وسیع تر معنوں میں عموماً ادبی تنقید، ادبی تاریخ ، ادیبوں اور شاعروں کی سوانح عمریاں ، ادیبوں اور شاعروں کے خطوط جو کسی نئے اسلوب کی نمائندگی کرتے ہوں انھیں ادب کے دائرے میں شمار کر لیا جاتا ہے، دراصل یہ ایسی تحریریں ہوتی ہیں جو ادب نہیں بلکہ ادب سے متعلق ہوتی ہیں اور ان کی بنیادی خوبی ان کا اسلوبِ بیان ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سفرناموں کو بھی ادب میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ ادب کے لفظ کا وسیع تر استعمال ہے۔ خالص ادب میں بنیادی طور پر افسانوی ادب یعنی ناول، افسانہ، داستان؛ شاعری اور اس کی مختلف صورتیں اور اصناف، ڈرامہ اور اس کی مختلف صورتیں اور انشائیہ شامل ہیں کیونکہ یہ ادیب کے ایسے تخلیقی تجربات کا فنکارانہ اظہار ہے جو تخیل کے راستے اور زبان کے ذریعے اظہار پاتا ہے، باقی تمام تحریریں ادب اور ادیب سے متعلق ہیں اور انھیں زیادہ سے زیادہ نیم ادبی کہا جا سکتا ہے۔(۳)

عموماً ادب کو دو مربوط حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، نثر اور نظم۔ نثر سے مراد ایسی تحریر ہے جو بول چال کے قریب ہو، اس کا مقصد مفہوم کو ادا کرنا ہو اور اس میں وزن ہونا لازمی نہ ہو۔ نثر روزمرہ کے کام کاج اور تحریر کے لیے استعمال ہوتی ہے اور نثری ادب یعنی افسانے، ناول، تاریخ، تنقید وغیرہ کے لیے مناسب ہے۔ نظم ایسی عبارت یا تحریر ہے جس میں وزن ہو یعنی وہ ایسے مصرعوں فقروں وغیرہ پر مشتمل ہو جن میں وزن ہو۔ اوزان کو بحور میں تقسیم کیا گیا ہے اور نظم کی بہت سی ہیئتیں وجود میں آ گئی ہیں لیکن نظم اور نثر میں بنیادی فرق وزن کا ہے۔ اگر کلام اور عبارت باوزن ہے تو اسے منظوم کہا جائے گا یعنی پرویا ہوا، ورنہ نثر۔

شاعری اور نظم میں بھی فرق کیا گیا ہے۔ نہ ہر نظم شاعری ہوتی ہے اور نہ تمام شاعری منظوم ہوتی ہے۔ شاعری سے مراد ایسی عبارت اور کلام ہے جس میں تخلیقی تجربے یا نفسی واردات کو ایسی زبان میں بیان کیا گیا ہو کہ وہ پڑھنے، سننے والے پر بھی ایسا ہی اثر کرے جو لکھنے والے پر اس تخلیقی تجربے یا واردات سے گزرتے ہوئے مرتب ہوا تھا۔ اس کے لیے علامتی زبان، متخیلانہ اظہار، تشبیہ، استعارہ اور صنعتوں کا استعمال کیا جاتا ہے یعنی زبان ایسی ہوتی ہے جو انسانی تخیل کو متاثر کرتی ہے۔ اور اس طرح سے پڑھنے والے بھی اس تخلیقی تجربے اور واردات سے متاثر ہوتے ہیں۔ علامت، ایمائیت، ایجاز اور جذباتی و تخیلی انداز اس کی بنیادی خصوصیت ہے۔ اگر ایسی عبارت میں وزن بھی ہو تو وہ منظوم شاعری کی حیثیت اختیار کرے گی۔ وزن، بحر، ردیف قافیہ وغیرہ ایسے آلات ہیں جو اس طرح شاعری کے اظہار میں مزید تاثر پیدا کرتے ہیں۔ نظم یاد رکھنے، متاثر طریقے سے پڑھنے اور سننے میں سُر، تکرار، ردھم اور آہنگ گہرا اثر پیدا کرنے میں کارآمد ہوتے ہیں۔ وزن کے بغیر بھی شاعری ممکن ہے تاہم اس کو نثری شاعری کہا جائے گا۔ جدید اردو ادب میں مولانا محمد حسین آزاد پہلے شخص ہیں جنھوں نے نظم اور شاعری میں فرق واضح کیا۔ یہ ان کے لیکچر ''نظم اور کلامِ موزوں کے باب میں خیالات'' میں ہے جو انھوں نے

انجمن پنجاب کے سالانہ جلسے ۱۸۶۷ء میں دیا تھا اور ان کے مجموعے ''نظمِ آزاد'' میں شامل ہے۔

روایتی طور پر اردو نظم نے مختلف ہیئتیں اختیار کی ہیں جو غزل، مسمط، ترکیب بند، ترجیع بند، قطعہ، رباعی، گیت وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان سب میں مشترک خصوصیت وزن، ہیئت کا معیاری ہونا ہے۔ شاعری نے کلاسیکی دور ہی سے نظم کی مختلف ہیئتوں میں اظہار پایا ہے جن میں وزن ایک قدرِ مشترک تھی، علاوہ ازیں وزن کی تخصیص کے لیے بحر اور ہیئتی وحدت کے لیے ردیف، قافیہ اور گیت میں آہنگ اور لے شامل تھے۔ اردو نثر میں بھی اکثر اوقات شاعرانہ انداز اختیار کیا جاتا تھا۔ مقفٰی و مسجع عبارت کلاسیکی نثر کی خصوصیت ہے۔ انگریزی اثرات کے ساتھ شاعروں نے قافیہ کے جبر سے آزاد ہونے کی کوشش کی۔ شاعروں کا خیال تھا کہ قافیہ شاعری کے تخلیقی تجربے کے آزادانہ اظہار میں رکاوٹ ہے لہٰذا نظم معرا کے تجربات وجود میں آئے یعنی نظموں میں وزن اور بحر تو برقرار رکھی گئی لیکن قافیہ و ردیف سے آزادی حاصل کر لی۔

دوسری جدت یہ کی گئی کہ مصرعوں میں بحر کے ارکان میں کمی بیشی کو روا رکھنا شروع کیا، یعنی ایک ہی بحر میں کسی مصرعے میں اس کے مقررہ ارکان کے بجائے موضوع و اظہار کے مطابق کبھی کم اور کبھی زیادہ ارکان رکھے گئے۔ اس طرح مصرعے لمبے اور چھوٹے ہوتے گئے لیکن وہ تمام وزن میں ہوتے تھے۔ اس طرح ''آزاد نظم'' وجود میں آ گئی۔

یہ تجربے شرر، عظمت اللہ خاں، نظم طباطبائی اور اسمٰعیل میرٹھی نے اردو میں شروع کیے اور ان کو تصدق حسین خالد، ن۔م۔راشد، میراجی، ضیا جالندھری نے آگے بڑھایا۔

اس وقت اردو نظم میں یہ تینوں ہیئتیں جاری ہیں

۱۔ پابند نظم ۲۔ نظمِ معرا ۳۔ آزاد نظم

ان کے ساتھ ساتھ مزید تجربہ بھی کیا گیا کہ نظم کو وزن کی قید سے بھی آزاد کیا جائے۔ اس نظریے کے داعی اپنی ان تخلیقات کو ''نثری نظم'' یا ''نظمِ منثور'' کہتے ہیں۔ ادب و فن کے نقاد اس ہیئت کو نظم نہیں مانتے۔ اس لیے کہ یہ اصطلاح معنوی تضاد پر مبنی ہے۔ اس کو ''نثری شاعری'' یا ''نثرِ لطیف'' قرار دیتے ہیں کیونکہ اگر تحریر یا کلام 'وزن' سے خالی ہو تو وہ نظم نہیں نثر ہے۔

۱۔ نظمِ معرا

معرا کے لغوی معنی ہیں عریاں کیا گیا، خالی، سادہ، ننگا۔ جبکہ اصطلاحی مفہوم میں ایسا کلامِ موزوں جس میں قافیہ نہ ہو۔

نظمِ معریٰ انگریزی شاعری کی صنف Blank Verse کے مترادف ہے۔ اس شاعری میں وزن اور بحر تو ہوتی ہے لیکن قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی۔ نظم کی یہ قسم اردو میں انگریزی کے زیرِ اثر شروع ہوئی اور اس نے قافیے کی پابندی دور کر کے شاعروں کو ان کے تخیل اور شاعری کو اظہار کے نئے مواقع

فراہم کردیے لیکن وزن اور بحر کی پابندی نے اس قسم کی شاعری کو نظم کے دائرے میں رکھا۔ انگریزی میں Blank Verse زیادہ تر ڈرامے میں استعمال کی گئی ہے کیونکہ یہ بول چال کی گفتگو کے قریب ہے اور شاعرانہ اظہار کے لیے بھی موزوں ہے۔ شیکسپیئر اور دیگر ڈرامہ نگاروں نے اس کا کثرت سے استعمال کیا۔ بعد میں ملٹن، ورڈز ورتھ اور کولرج نے بھی اس کا وسیع استعمال کیا۔ اردو میں انگریزی بلینک ورس کے اثر سے، نظمِ معرا کا استعمال شروع ہوا۔ شرر، نظم طباطبائی، اسمٰعیل میرٹھی وغیرہ نے اس کے ابتدائی تجربے کیے اور تصدق حسین خالد، ن۔م۔ راشد، میراجی اور فیض نے اس کو مقبول بنایا۔ اب یہ اردو نظم کی مسلمہ صنف ہے۔

۲۔آزاد نظم

آزاد نظم سے مراد ایسی نظم ہے جو پابندی سے آزاد ہو یعنی وہ نظم جو کسی مخصوص بحر، قافیہ اور ردیف کی پابندی سے آزاد ہو۔

اردو میں آزاد نظم کا نام انگریزی صنف فری وَرس (Free Verse) کا ترجمہ ہے جو فرانسیسی شاعری کی اصطلاح ورس لبرے (Verse Libre) سے اخذ ہے۔ ایسی نظم جو قافیہ، ردیف اور بحر کی پابندی سے آزاد ہوا سے آزاد نظم کہا جاتا ہے۔ یہ شاعری کی ہیئتی صنف ہے، اس میں کسی بحر کے بجائے مخصوص ارکان کی مدد سے آہنگ پیدا کیا جاتا ہے، مصرعوں کی تعداد چھوٹی بڑی ہوسکتی ہے۔ اردو میں میراجی، ن۔م راشد، فیض احمد فیض اور مجید امجد کے نام آزاد نظم کے حوالے سے معروف ہیں۔

اُردو شعریات میں کلاسیکی عہد میں مقررہ بحور و اوزان ہی نظم کے واحد راہنما اصول تھے۔ ادب نثر اور نظم کی دو حدود میں تقسیم تھا۔ نثر عام بول چال کے اسلوب کے مطابق تحریر تھی اور نظم ایسی تحریر یا کلمہ جو موزوں ہو یعنی جس میں وزن ہو۔ نظم کی تعریف ہی ''کلام موزوں'' تھی۔ اس موزونیت کو عربی اور فارسی ''علمِ عروض'' کی حد بندیوں نے جکڑا تھا یعنی مقررہ بحور اوران کے مقررہ اوزان۔ نظم کی بنیاد ''مصرع'' تھی اور دو موزوں ہم وزن مصرعوں کو، جن میں ایک ہی مضمون ہو 'بیت' (شعر) کہا جاتا تھا۔ نظم میں غزل، مثنوی، مسدس، ترکیب بند، ترجیع بند، رباعی، قطعہ وغیرہ کی اصناف شامل تھیں۔

انگریزی اثرات کے ساتھ ہی اردو میں ہیئت کے تجربات شروع ہوئے، انگریزی بلینک ورس (Blank Verse) ''نظمِ معرا'' اور فری ورس (Free Verse) یعنی ''نظمِ آزاد'' اردو شاعروں اور ادیبوں کے لیے بڑی کشش کا باعث تھے کیونکہ اس طرح انھیں قافیہ اور بحر کی قید سے آزاد ہو کر اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی آزادی میسر آئی تھی لہٰذا سب سے پہلے قافیے اور ردیف سے آزادی کی تحریک سامنے آئی اور اردو میں ''نظم معرا'' کے تجربات کیے گئے، شرر، طباطبائی اور عظمت اللہ خاں اس میں پیش پیش ہیں۔ شرر نے نظم معرا کو ڈرامے میں استعمال کرنے کا تجربہ کیا۔ سرعبدالقادر کے رسالہ ''مخزن'' نے اس تحریک کو آگے بڑھایا، بعد میں حلقہ اربابِ ذوق کے شعرا نے اسے مستقل ذریعۂ اظہار بنایا اور فنی لحاظ

سے اس میں اہم اضافے کیے۔ان نظموں میں بحر اور وزن کی پابندی کی جاتی تھی لیکن یہ ردیف اور قافیہ کی ہیئت سے آزاد تھیں۔(۴)

آزاد نظم نے بحر کی پابندی کو بھی خیر باد کہہ دیا۔اگرچہ اس طرح اس نے عروض کی بنیادی پابندیوں سے آزادی پائی لیکن اردو آزاد نظم وزن اور بحر کی پابندی سے بالکل آزاد نہیں۔اس کی تشکیل مختلف بحروں کے اوزان کے ارکان پر ہوتی تھی۔اس میں مصرعے شعری ضرورت کے مطابق چھوٹے بڑے ہو سکتے تھے لیکن بحر اور وزن کی بنیادی اکائی یعنی عروضی رکن کو برقرار رکھا گیا۔ان ارکان کی تعداد میں کمی بیشی کی گئی۔ان کے ان زحافات کو بھی جو اس کے بنیادی آہنگ سے مطابقت رکھتے تھے، استعمال کیا جانے لگا۔اس سے نظم میں لچک اور ایک طرح کی بے ہیئتی پیدا ہو گئی یعنی نظم کسی خارجی ہیئت کی پابند نہ رہی بلکہ شعری تقاضوں اور موضوع کی ضرورت کے مطابق اس نے مناسب آہنگ اختیار کیا۔

اردو میں آزاد نظم کا آغاز عظمت اللہ خاں سے ہوتا ہے۔اسے باضابطہ طور پر پیش کرنے والوں میں تصدق حسین خالد، ن۔م۔راشد، میراجی اور حفیظ ہوشیارپوری ہیں۔راشد اور میراجی آزاد نظم کی ترویج اور معنویت کے دو بڑے نام ہیں۔مختار صدیقی، ضیا جالندھری اور ڈاکٹر مسعود حسین نے بھی آزاد نظم کے فروغ میں حصہ لیا اور اب یہ صنف اردو میں پوری طرح رائج اور مقبول ہو گئی ہے۔

نثری نظم

نثری نظم سے مراد ایک ایسی غیر موزوں تحریر ہے جس کا کوئی عنوان ہو اور آزاد نظم کی طرح مصرعوں کی صورت میں لکھی جائے۔

’نثری نظم‘ کی اصطلاح باہم متضاد الفاظ پر مشتمل ہے۔ادب کو دو عمومی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، نظم اور نثر۔نظم وہ کلام ہوتا ہے جو موزوں ہو یعنی اس میں وزن ہو اور نثر وہ کلام ہے جو روزمرہ کی بول چال کی مانند ہے اور اس میں وزن نہیں ہوتا۔اس طرح نظم تمام کلام موزوں اور نثر تمام کلامِ غیر موزوں ہے۔یہ تقسیم کلام کی ظاہری خصوصیات کی بنا پر ہے اور اس میں داخلی خصوصیت یعنی ’’شعریت‘‘ کا دخل نہیں۔شعریت ایک داخلی خصوصیت ہے جو نظم میں بھی پائی جا سکتی ہے اور نثر میں بھی۔

اردو میں نظم کی عمومی تعریف کے علاوہ ایک اور خصوصی تعریف بھی ہے۔منظوم کلام کو عموماً دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ایک غزل جو ایک ہیئتی ترکیب ہے اور دوسری نظم۔اس صورت میں نظم وہ کلامِ موزوں ہے جس کا ایک عنوان ہو اور پوری تحریر میں اس موضوع کی پابندی کی گئی ہو جو روایتی طور پر ہیئت کی پابندی ہے یعنی اس کی صورت مثنوی، مسمط یعنی مثلث، مخمس، مسدس وغیرہ ترکیب بند، ترجیع بند یا قطعہ یا آزاد یا معرّا نظم کی صورت میں ہو۔جن میں بحر اور قافیہ کی ایک مخصوص ترتیب کی پابندی کی جاتی ہے۔

قافیہ و ردیف کی یہ پابندی شاعر کو ایک متعین صورت میں اپنے شعری تجربے کے اظہار پر